کھجور کی کاشت

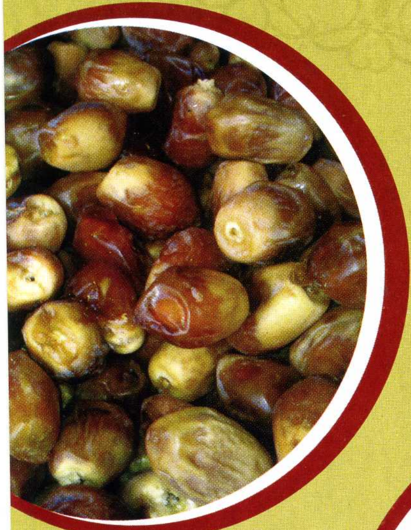

تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

کھجور کی کاشت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان میں ایک خاص نعمت پھل ہیں۔ جن میں کھجور ایک اہم پھل ہے۔ یہ ایک ایسا پھلدار درخت ہے جسے اپنے جمالیاتی حسن و زیبائش، غذائیت اور ادویاتی نقطہ نظر سے انفرادی اہمیت حاصل ہے۔ انسان کے لئے اس کی اہمیت اس لئے بھی مسلّم ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانی تخلیق کی باقی ماندہ مٹی سے کھجور کو پیدا کیا۔ اس کا پھل انسانی صحت کے لئے انتہائی اہم ہے۔ یہ پیغمبروں کا پسندیدہ پھل رہا ہے۔ رسول پاک ﷺ اسے بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ یہ غذائیت کا منبع ہے۔ اس میں پروٹین، چکنائی، نمکیات، نشاستہ اور حیاتین پائی جاتی ہیں۔

کھجور کے 100 گرام پھل کا کیمیائی تجزیہ درج ذیل ہے۔

غذائی اجزا	مقدار	غذائی اجزا	مقدار
حرارے	282 کلوکلوریز	نشاستہ	75 گرام
کیلشیم	64 ملی گرام	ڈائیٹری فائبر	8 گرام
سوڈیم	2 ملی گرام	پروٹین	2.4 گرام
پوٹاشیم	656 ملی گرام	چکنائی	0.4 گرام

مشرقِ وسطیٰ میں کھجور کو تقریباً 5 ہزار سال سے کاشت کیا جا رہا ہے۔ اس کی بہترین اقسام سعودی عرب، عراق اور مصر میں کاشت کی جاتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں کھجور کی کاشت سکندرِ اعظم نے متعارف کرائی۔ بعد ازاں محمد بن قاسم کی آمد سے اس کی کاشت کو مزید فروغ ملا۔

پاکستان میں کھجور کا زیر کاشت رقبہ 91145 ہیکٹرز اور پیداوار 537204 ٹن ہے جبکہ پنجاب میں اس کا زیر کاشت رقبہ 5781 ہیکٹرز اور پیداوار 44041 ٹن ہے (پھل، سبزیات اور مصالحہ جات پاکستان 15-2014) پاکستان آسٹریلیا، بنگلہ دیش، کینیڈا، یونان، ڈنمارک، بھارت، جرمنی، نیپال، سپین، سری لنکا، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کو کھجور برآمد کرتا ہے۔ جس سے ملکی زرمبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں تین سو سے زائد کھجور کی اقسام ہیں۔ پنجاب میں ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خاں ڈویژن اور ضلع جھنگ کھجور کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔

آب وہوا

کھجور گرم مرطوب آب وہوا کا درخت ہے۔ مشہور مثل ہے کہ کھجور کی بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے اس کا سر آگ اور پاؤں پانی میں ہونے چاہئیں۔ کھجور کو زیادہ درجہ حرارت، کم بارش اور خشک موسم کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کو صحرائی درخت بھی کہتے ہیں۔ پھول نکلتے وقت موسم خشک ہونا بہت ضروری ہے۔ کھجور کا پودا کم سے کم 10 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 50 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت برداشت کرسکتا ہے۔

زمین

کھجور کی کاشت کیلئے اچھی نکاس والی زرخیز میرازمین موزوں ہے۔ تاہم اسے چکنی بھاری زمین میں بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔ کھجور کو زیادہ اساسی اور زیادہ نمکیاتی زمینوں میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ ایسی زمین دوسرے پھلدار پودوں کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہوتی ہے۔

افزائش نسل

کھجور کی جنسی اور نباتاتی طریقہ سے افزائش نسل کی جاتی ہے۔

1۔ جنسی طریقہ

کھجور کی جنسی افزائش نسل بیج سے کی جاتی ہے۔ لیکن بیج سے تیار کردہ پودے صحیح النسل نہیں ہوتے۔ افزائش نسل کے اس طریقہ سے تیار کردہ پودوں میں پچاس فیصد سے زیادہ نر ہوتے ہیں۔ بیج سے تیار کردہ مادہ پودے آٹھ سے دس سال بعد پھل دینا شروع کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پودوں پر پھل بننے سے پہلے نر اور مادہ کی پہچان ممکن نہیں۔

2۔ نباتاتی طریقہ

کھجور کی نباتاتی افزائش نسل زیر بچہ پودوں سے کی جاتی ہے۔ پودے سے پیدا ہونے والے زیر بچے بالکل مادری پودے جیسے ہوتے ہیں۔ یعنی زیر بچہ بڑا ہو کر مکمل طور پر اپنے مادری پودے کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ نر پودے سے الگ کئے ہوئے زیر بچے نر اور مادہ پودے سے الگ کئے ہوئے زیر بچے مادہ ہوتے ہیں۔ کھجور کا ہر پودا اوائل عمر میں ہی (15 تا 20 سال) زیر بچے پیدا کرتا ہے۔ جب زیر بچہ مناسب جسامت اور جڑیں بنالیتا ہے تو انہیں مادری پودے سے الگ کرلیا جاتا ہے اور اسے باغ میں مطلوبہ جگہ پر لگا دیا جاتا ہے۔ کھجور کا پودا عموماً 10 تا 20 زیر بچے بناتا ہے۔ زیر بچے بننے کا انحصار پودے کی قسم، کھادوں کے استعمال، آبپاشی اور تنے کے ساتھ مٹی

چڑھانے پر ہوتا ہے۔ زیر بچوں کی اچھی جڑیں بننے کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو مسلسل وتر میں رکھا جائے۔ زیر بچے کو مادہ پودے سے الگ کرنے کیلئے بہت احتیاط اور تجربہ کار افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیر بچہ مادری پودے سے علیحدہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ زیر بچے کی عمر 3 سے 5 سال ہو یا اس کا وزن تقریباً 10 تا 15 کلوگرام ہو اور اس کے ساتھ جڑیں موجود ہوں۔ بچے کا جڑ والا یعنی پیالہ نما حصہ زخمی نہ ہو۔ زیر بچہ علیحدہ کرنے سے پہلے مادہ پودے کے اردگرد کی مٹی ہٹالیں۔ جس زیر بچہ کو علیحدہ کرنا ہو اس کی زائد شاخیں کاٹ لیں۔ پھر کسی تیز دھار آلے مثلاً سبل کی مدد سے علیحدہ کرلیں۔ اگر زیر بچہ کو زیادہ فاصلے پر لے جا کر زمین میں کاشت کرنا مقصود ہو تو زمین میں منتقل کرنے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے اس کے جڑ والے حصے کو پانی میں بھگولیں۔ اگر زیر بچوں کو مادہ پودے سے الگ کر کے نرسری میں ایک سال کیلئے رکھا جائے تو کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

داغ بیل

تجارتی پیمانے پر پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھجور کے پودوں کی داغ بیل مربع نما طریقے سے کرنی چاہئے۔ قطار سے قطار اور پودے سے پودے کا فاصلہ 18 تا 20 فٹ رکھنا چاہئے۔ کھجور کے نئے پودے کسی دیوار، پانی کے کھال یا زمین کی بیرونی حدود سے 5-6 فٹ دور لگائے جائیں۔ کھجور کے پودے وسط فروری تا آخر مارچ یا اگست کے آخر سے وسط ستمبر تک لگائے جاتے ہیں۔ پودا لگانے کے لئے منتخب کردہ جگہ پر 3 فٹ گہرا اور 3 فٹ چوڑا گڑھا بنا کر بیس سے پچیس دن کے لئے کھلا رکھیں۔ پودے لگانے کے مجوزہ وقت سے ایک تا ڈیڑھ ماہ پہلے گڑھے تیار کریں۔ گڑھے کی بھرائی 1/3 حصہ اچھی طرح گلی سڑی کھاد +1/3 حصہ بھل +1/3 حصہ اوپر والی ایک فٹ کی مٹی کو اچھی طرح ملا کر کریں۔ بھرائی زمین کی سطح سے 5-6 انچ اونچی کریں اور پھر لگا تار دو مرتبہ پانی دیں۔ دوسرے پانی کے ساتھ دیمک کے انسداد کے لئے زرعی زہر کا استعمال ضرور کریں۔ پودا لگانے سے پہلے اس کی جڑوں والے حصّہ کو جڑوں سمیت 10-12 گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ خیال رہے کہ پودے کے اوپر والا یعنی گوبھ والے حصہ میں پانی نہ جائے۔ پودا لگاتے وقت بھرے ہوئے گڑھے سے نئے لگائے جانے والے پودے کے سائز کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں مٹی نکالیں۔ 8-10 لٹر پانی ڈال کر مٹی اور پانی کو خوب ملائیں۔ اگر کسی وجہ سے گڑھوں میں دیمک کی زہر نہیں ڈالی جاسکی تو اس پانی کے اندر دیمک کے لئے کلوروپائری فاس (Chloropyriphos) بحساب 2.5 تا 3 ملی لٹر فی لٹر پانی ڈالیں۔ پھر اس زہر کو گڑھے میں پہلے سے موجود پانی کے ساتھ خوب اچھی طرح ملا دیں۔ اس کے بعد پودا گڑھے کے اندر رکھیں اور پودے کو چاروں طرف سے اچھی طرح مٹی لگا دیں۔ پودے کے اوپر

والے حصے کو پرالی یا کھجور کے پتوں سے احتیاط سے ڈھانپ دیں تا کہ پودا موسمی شدت سے محفوظ رہے اور بارش وغیرہ کا پانی اُس کی گوبھ میں نہ جانے پائے۔ پودے کو خوب پانی دیں۔ تقریباً ایک سال تک زمین کو وتر میں رکھا جائے۔ سردی ختم ہونے پر پرالی اُتار دیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پودا 20-25 دن کھلا رہے۔ پھر ان پودوں پر پھپھوندی کش زہر ٹاپسن۔ایم (Topsin-M) بحساب 25 ملی لٹر فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ پھر پودوں کو پرالی یا کھجور کے پتوں سے دوبارہ ڈھانپ دیں۔ اس طریقے سے لگائے گئے پودے مختلف بیماریوں اور گرم موسم کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں۔ کھجور کے نئے لگائے گئے پودوں کو ایک سال تک سردی اور گرمی کی شدت سے بچانا نہایت ضروری ہے۔

کھادوں کا استعمال

معیاری پھل اور بہتر پیداوار کے لئے کھادوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔ جن میں نامیاتی (گوبر کی کھاد) اور کیمیائی کھادیں شامل ہیں۔ نامیاتی کھادیں ہمیشہ دسمبر اور جنوری میں ڈالیں جبکہ کیمیائی کھادیں یعنی نائٹروجن کی آدھی مقدار فاسفورس اور پوٹاشیم کی پوری مقدار پھول نکلنے سے دو ہفتہ پہلے یعنی فروری کے آخر میں ڈالیں۔ نائٹروجن کی باقی مقدار پھل بننے کے بعد وسط اپریل میں ڈالیں۔ بہتر یہ ہے کہ زمین کا تجزیہ کروا کر ضرورت کے مطابق کھادیں ڈالی جائیں تاہم کھادوں کی مقدار بلحاظ عمر فی پودا درج ذیل ہے۔

پودے کی عمر (سالوں میں)	گوبر کی کھاد (کلوگرام)	یوریا (کلوگرام)	سنگل سپر فاسفیٹ (کلوگرام)	سلفیٹ آف پوٹاش (کلوگرام)
4-3	10.00	0.50	0.50	0.15
6-5	20.00	1.00	0.75	0.30
9-7	40.00	2.00	1.50	0.50
12-10	60.00	2.70	2.00	1.00
12 سے زائد	80 تا 100	3.00	3.00	2.00
کھاد ڈالنے کا وقت	دسمبر	آدھی مقدار آخر فروری آدھی مقدار وسط اپریل	آخر فروری	آخر فروری

آبپاشی

ضرب المثل ہے کہ کھجور کے پودے سے بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے اس کا سر آگ اور پاؤں پانی میں ہو۔اس لئے نئے باغات لگانے کے فوراً بعد آبپاشی کریں اور ابتدائی مہینوں میں مسلسل آبپاشی کرتے رہیں یعنی اتنا پانی دیا جائے کہ زمین خشک نہ ہو اور وتر حالت میں رہے تاکہ زیر بچے اپنی جڑوں کی نشوونما جلد کر لیں۔موسم گرما میں 7 تا 10 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں جبکہ موسم سرما میں 3 تا 4 ہفتوں کے وقفہ سے پانی دیا جانا چاہئے۔ سپیاں نکلنے کے وقت آبپاشی کم کریں۔

زرپاشی

کھجور سے عالمی معیار کا پھل اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مصنوعی زرپاشی کا عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔مصنوعی زرپاشی میں نر پھولوں کے زردانوں کو مادہ پھولوں پر منتقل کیا جاتا ہے۔جس کے نتیجہ میں عمل زیرگی مکمل ہونے پر پھل بنتا ہے۔قدرتی زرپاشی کا عمل حشرات (خصوصاً شہد کی مکھیوں) اور ہوا کے ذریعے ہوتا ہے۔ کھجور کے نر اور مادہ پودے الگ الگ ہوتے ہیں۔قدرتی زرپاشی کے لئے کھجور کے باغات میں نر اور مادہ پودوں کا تناسب 1:10 ہونا چاہئے یعنی دس مادہ پودوں کے لئے ایک نر پودا لگایا جاتا ہے۔اس طریقے میں صرف 20 تا 25 فیصد مادہ پھولوں کی زرپاشی ممکن ہوتی ہے۔نیز کھجور کے مختلف نر پودوں کے زردانے مختلف خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

زرپاشی کے چند سنہری اصولوں کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

☆ کھجور کے پھول سپی نما غلاف (خول) میں پیدا ہوتے ہیں۔

☆ یہ سپیاں وسط فروری سے شروع اپریل تک تیار ہوجاتی ہیں۔مگر بارشوں اور موسم کی شدت کی وجہ سے اس دورانیے میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

☆ نر سپیاں مادہ سپیوں سے تقریباً 7 تا 10 دن پہلے نکلنا شروع ہوجاتے ہیں۔

☆ نر سپیاں نسبتاً موٹی، چوڑی اور لمبائی میں کم ہوتی ہیں جبکہ مادہ سپیاں پتلی، لمبی اور تلوار نما ہوتی ہیں۔

☆ زرپاشی کے لئے صرف پکی سپیاں ہی قابلِ استعمال ہوتی ہیں۔تیار سپی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے خول کا کچھ حصہ پھٹ جاتا ہے۔اس کا رنگ بھورا اور ٹھوکر لگانے سے چٹخنے کی آواز آتی ہے اور پھولوں والی لڑیاں آسانی سے خول سے علیحدہ ہوجاتی ہیں۔

☆ ایک ہی درخت پر سپیاں نکلنے اور پکنے کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے زرپاشی کا عمل درج ذیل مصنوعی طریقوں سے مکمل کیا جاتا ہے:۔

طریقہ نمبر 1۔ نر پھولوں کی لڑیوں کے ذریعے

نر پودے سے تیار سپیاں کاٹ کر سائے اور ہوادار جگہ میں محفوظ کرلی جاتی ہیں۔ جب مادہ سپی کھلنے کے قریب ہوتی ہے تو اس کے خول کو خود پھاڑ کر مادہ پھولوں والی لڑیوں کے اوپر نر سپی کی چند لڑیاں الٹے رخ رکھ دی جاتی ہیں۔ ان نر لڑیوں سے زردانے خود بخود یعنی ہوا یا حشرات وغیرہ سے مادہ پھولوں پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عملِ زرپاشی مکمل ہو جاتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ مادہ پھولوں والی لڑیوں کا رنگ سفید ہو تو مادہ پھول زردانے کو قبول کرنے والی حالت میں ہوتے ہیں اور یہ حالت صرف 72 گھنٹے برقرار رہتی ہے۔ مگر جیسے ہی اس کا رنگ سبز ہو جائے تو بیضہ دانی کا منہ بند ہو جاتا ہے اور زرپاشی کرنے کے باوجود عملِ زریگی نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس طریقے میں قدرے زیادہ محنت، وقت اور زردانہ کی مقدار درکار ہوتے ہیں۔ نیز ایک ہی پودے کی سپیاں چونکہ مختلف اوقات میں کھلتی ہیں۔ اس لئے باغبان کو زرپاشی کا عمل 3 تا 5 بار دہرانا ضروری ہے۔

طریقہ نمبر 2۔ خشک زردانوں (پاؤڈر) کا استعمال

اس طریقہ میں نر سپیاں پکنے پر کاٹ لی جاتی ہیں۔ جب یہ سپیاں کھلنے کے قریب ہوتی ہیں تو ان کا رنگ بھورا اور ساخت نرم ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سپیاں کاٹنے سے پہلے ہی کھلنا شروع کردیں تو انہیں صبح سویرے ہی کاٹ لینا چاہئے۔ ورنہ ہوا اور شہد کی مکھیوں کے ذریعے زردانہ ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ پھر نر سپیوں سے پھولوں کی لڑیاں نکال کر انہیں نمی سے پاک سایہ دار جگہ میں خشک کر کے محفوظ کرلیا جاتا ہے یا پھر نر لڑیوں سے خشک زردانہ کو علیحدہ کر کے پاؤڈر کی شکل میں شیشے کے ہوابند جار یا کاغذ کی تھیلیوں میں محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ اسطرح جمع شدہ زردانہ کے پاؤڈر کو درج ذیل طریقوں سے زرپاشی کی جاتی ہے:۔

(الف) آلہ زرپاشی کے ذریعے

یہ زرپاشی کا ایک سادہ ایجاد شدہ آلہ ہے۔ جس میں خشک زردانے ڈال کر ایک آدمی زمین سے 20 تا 25 فٹ بلندی تک کھجور کے مادہ پھولوں پر چھڑکاؤ کرسکتا ہے۔ اگر زردانہ کی مقدار تھوڑی ہو تو ان میں 1:4 کے تناسب سے ٹالکم پاؤڈر ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے یعنی ایک حصہ زردانہ اور چار حصے ٹالکم پاؤڈر ملا شدہ آمیزہ کا چھڑکاؤ کرنے سے مطلوبہ نتائج حاصل ہوسکتے ہیں اس طریقہ میں مزدوری اور وقت دونوں کی خاطر خواہ بچت ہوتی ہے

(ب) روئی کے گالوں کے ذریعے

اگر آلہ زرپاشی موجود نہ ہو یا کسی وجہ سے زردانہ میں نمی آجائے تو روئی کے چھوٹے چھوٹے (اخروٹ کے سائز کے) گالوں پر زردانے لگا کر انہیں تیار شدہ مادہ پھولوں کے خوشوں میں (ایک یا دو گالے فی خوشہ) رکھ دیا جاتا ہے۔ کھجور کی بہتر پیداوار لینے کے لئے ضروری ہے کہ اگر زرپاشی کے دوران بارش ہو جائے تو احتیاطاً مزید ایک دفعہ زرپاشی کر دینی چاہئے۔ کیونکہ ہوا میں زیادہ نمی کی وجہ سے زرپاشی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ مادہ پھولوں میں زردانے قبول کرنے کا وقت صرف 72 گھنٹے ہوتا ہے۔

پھل کی چھدرائی

جب کھجور کے پودوں پر پھل بن جاتا ہے تو اس کے خوشوں سے 50 فیصد پھل توڑ کر علیحدہ کر دینے سے باقی پھل کے حجم اور معیار میں خاطر خواہ بہتری ہو جاتی ہے۔ اگر پھل گھنا ہو تو نہ صرف اس کا سائز چھوٹا رہ جائے گا بلکہ اس پر گلنے سڑنے کی بیماری کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ چھدرائی سے پیداوار میں کمی نہیں ہوتی۔ بلکہ پھل کا معیار بہتر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً منڈی میں اس کی قیمت بھی اچھی ملتی ہے۔

پھل کی برداشت

کھجور کی اکثر اقسام جولائی، اگست میں پک کر تیار ہوتی ہیں۔ ان کی برداشت ڈوکا یا ڈنگ حالت میں کی جاتی ہے۔ کھجور کی برداشت ایک مرتبہ کرنے کی بجائے چار مختلف وقفوں میں کی جاتی ہے۔ پھل کی برداشت مختلف وقفوں میں کرنے سے کھجور کی پیداواری کمی سے بچا جا سکتا ہے۔

پھل برداشت کرنے کی حالتیں

1۔ ڈوکا

کھجور کی صرف مخصوص اقسام مثلاً حلاوی، شامران، اخروٹ، شکری، کُٹر، ڈھیڈی (خرمہ)، عیدل شاہ، سفیدہ، بصرہ والی، فضلی، تاروالی، ماکھی اور مکران وغیرہ کا پھل ڈوکا حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس حالت میں پھل میٹھا اور مزیدار ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ کھجور کی ہر قسم ڈوکا حالت میں کھانے کے قابل نہیں ہوتی۔ دوسری اقسام کو کھانے سے گلے کی خراش یا پھر دوسری بیماریوں کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اس حالت میں پھل کا رنگ پیلا جبکہ بعض اقسام کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

2۔ ڈنگ

اس حالت میں پھل نچلے حصے سے پک کر نرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اپنی رنگت تبدیل کر لیتا ہے اور مٹھاس بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے پھل پر کیڑوں اور پرندوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں بارش آ جائے تو پھل خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس پھل کو دھوپ میں خشک کر لیا جائے تو ایک سال تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

3۔ پنڈ

اس حالت میں کھجور مکمل پختہ شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اگر ڈنگ کو چند دنوں تک پودے کے اوپر رہنے دیں تو وہ مکمل پک جاتی ہے۔ اس میں پھل کا رنگ پیلے سے خاکی ہو جاتا ہے۔ جبکہ سرخ رنگ والی کھجور ہلکی سیاہ ہو جاتی ہے۔

سفارش کردہ اقسام

پاکستان میں کھجور کی تقریباً 300 اقسام پائی جاتی ہیں۔ جو زیادہ تر خودرو بیج سے معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ محکمہ ہذا میں سالہا سال کے تجربات کی بنا پر درج ذیل اقسام کی سفارش کی جاتی ہے۔

1۔ مرکزی پنجاب میں کاشت کے لئے سفارش کردہ اقسام

نمبر شمار	نام قسم	پیداوار (کلوگرام فی پودا)	پھل کی رنگت	پکنے کا وقت	کھانے کی حالت
1	مکران	95	سنہری	وسط جولائی	ڈوکا۔ڈنگ
2	اخروٹ	65	سرخ	وسط اگست	ڈوکا
3	حلاوی	100	سنہری	وسط جولائی	ڈوکا۔ڈنگ
4	شامران	65	ہلکا پیلا	وسط جولائی	ڈنگ
5	زیدی	110	سیاہی مائل	شروع جولائی	ڈنگ
6	خودروی	90	سبزی مائل	شروع اگست	ڈنگ
7	زیریں	70	سرخی مائل جامنی	وسط جولائی	ڈنگ
8	ڈکی	110	سیاہی مائل	وسط اگست	ڈنگ۔چھوہارا
9	اصیل	70	ہلکا پیلا	شروع اگست	ڈنگ۔چھوہارا

2۔ جنوبی پنجاب میں کاشت کے لئے سفارش کردہ اقسام

نمبر شمار	نام قسم	پیداوار (کلوگرام فی پودا)	پھل کی رنگت	پکنے کا وقت	کھانے کی حالت
1	ڈھیڈی	100	پیلا	جولائی۔اگست	ڈوکا
2	کڑ	130	پیلا۔بھورا	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ۔پنڈ
3	شکری	82	چاکلیٹ	جولائی	ڈوکا۔ڈنگ
4	شامران	65	پیلا	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ
5	عیدل شاہ	115	گلابی۔پیلا	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ
6	سفیدہ	100	پیلا۔زرد	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ
7	مکران	95	زردی مائل سرخ	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ
8	حلاوی	100	سنہری زرد	جولائی۔اگست	ڈوکا۔ڈنگ
9	بصرہ والی	85	گلابی	اگست	ڈوکا۔ڈنگ
10	فضلی	70	پیلا	اگست	ڈوکا۔ڈنگ
11	تاروالی	60	گلابی	اگست	ڈوکا۔ڈنگ
12	ماکھی	56	پیلا	اگست	ڈوکا۔ڈنگ
13	حلینی	110	پیلا۔بھورا	اگست	ڈنگ
14	خضروی	100	سبزی مائل زرد	جولائی۔اگست	ڈنگ
15	زیدی	90	پیلا	اگست	پنڈ
16	کھپرا	95	کالا	اگست	پنڈ
17	ہیمن والی	90	بھورا	اگست	پنڈ
18	اصیل	70	پیلا	اگست	پنڈ۔چھوہارا

ضرررساں کیڑے اوران کا انسداد

1۔ کھجور کی سرخ بھونڈی (Red Palm Weevil)

کیڑے کی پہچان

یہ سرخ رنگ کی بھونڈی ہے۔اس کے سر اور پیٹ کے درمیانی حصہ پر سیاہ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کیڑا ہے۔ یہ کھجور کے مکمل پودے کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ یہ کیڑا پودے کے زخمی حصوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہیں انڈے دیتا ہے جن سے گرب (Grub) پیدا ہوتے ہیں جو بعد میں پیوپا اور لاروا بن جاتے ہیں۔ ان کا منہ سرخ ہوتا ہے۔ یہ پودے کے گودے کو اندر ہی اندر سے کھاتے رہتے ہیں۔

حملہ کی علامات

کھجور کے تنے سے گندا اور بدبودار مواد نکلتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں پودا چند دنوں میں زمین پر گر جاتا ہے۔ یوں کھجور کا پودا مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

حملہ کی وجوہات

جب کھجور کے زیر بچے علیحدہ کئے جاتے ہیں تو پودے کے تنے پر کٹاؤ والی جگہ پر زخم بن جاتا ہے۔ عام طور پر کھجور پر اس کیڑے کا حملہ ان ہی زخموں کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرا ذریعہ نرم اور کچی ٹہنیوں کی کٹائی سے بننے والا زخم ہو سکتا ہے۔

انسداد

- ☆ زیر بچے اتارنے کے وقت تیز دھار سبل کا انتہائی ماہرانہ انداز میں استعمال کیا جائے تاکہ کٹاؤ والی جگہ پر زخم کا سائز کم سے کم ہو۔
- ☆ زیر بچے علیحدہ کرنے اور نرم ٹہنیوں کی کٹائی کے فوراً بعد مناسب زرعی زہر کا (مثلاً کلوروپائیری فاس بحساب 5 ملی لٹر فی لٹر پانی) سپرے کریں۔ زخموں پر گیلی مٹی لگا کر مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔
- ☆ اگر پودے پر اس کیڑے کا حملہ ہو چکا ہو یعنی تنے سے گندا اور بدبودار مواد نکل رہا ہو تو پھر سبل کی مدد سے تنے کو حملہ والی جگہ سے کھودا جائے اور پھر لوہے کی تار کے ساتھ اس سوراخ میں سے تمام کیڑے بشمول (لاروے اور پیوپے) باہر نکال کر موقع پر ہی ختم کر دیئے جائیں۔

☆ کیڑے نکالنے کے فوراً بعد سوراخ میں کلوروپائیری فاس (بحساب 5 ملی لٹرفی لٹر پانی) کا سپرے کریں پھر سوراخ میں ایلومینیم فاسفائیڈ کی 5 گولیاں فی سوراخ رکھ کراوپر پلاسٹک کی شیٹ رکھ کر گیلے گارے سے سوراخ کو اچھی طرح بند کر دیں۔ اس طرح پودے کے تنے میں جو گرب (Grub) بچے ہوں گے وہ خود بخود مر جائیں گے اور پودا مرنے سے بچ جائے گا۔

2۔ گینڈا نما بھونڈی یا سیاہ بھونڈی

کیڑے کی پہچان

اس کیڑے کی رنگت سفیدی مائل بھوری ہوتی ہے۔ سر پر گینڈے کی طرح سینگ ہوتا ہے۔ یہ کیڑا گوبر کے ڈھیر یا گلے سڑے نباتاتی مادہ میں انڈے دیتا ہے۔ پھر ان انڈوں سے موٹے اور نرم جسم والے پیلی رنگت کے لاروے نکل آتے ہیں جو 4-5 ماہ میں اپنی جسامت مکمل کر لیتے ہیں۔ لاروا سے پیوپا بننے کے لئے گوبر کے ڈھیر یا مٹی کے اندر ایک خول بنا کر اپنا دور مکمل کرتا ہے۔ یہ کیڑا موسم سرما کے بعد مٹی سے نکلتا ہے اور موسم برسات میں اس کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ عام طور پر اس کیڑے کا حملہ بہاولپور، ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں کے اضلاع میں ہوتا ہے۔

پودے پر حملہ کی علامات

یہ کیڑا صرف بالغ حالت میں ہی پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ دن کے وقت سوراخ میں چھپا رہتا ہے اور رات کو باہر نکل آتا ہے۔ یہ کیڑا اُڑ کر پودے پر پہنچتا ہے۔ جہاں بڑھنے والے حصے یا پتوں کے قریب سوراخ بنا کر تنے کے اوپر والے نرم حصے تک پہنچ جاتا ہے۔ کیڑا جب اندر پتے تک پہنچتا ہے تو اَن کھلے نرم پتوں کو کھا جاتا ہے۔ جب یہ پتے باہر نکلتے ہیں تو درمیانی شاخ کے گرد نامکمل کٹے ہوئے پتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے کی بڑھوتری پتوں کے اندر سے کٹ جانے کی وجہ سے رک جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پودا بالآخر سوکھ جاتا ہے۔ نیز اس کیڑے کے کٹے ہوئے سوراخ میں بارش کا پانی داخل ہوتا ہے جس سے پودا گلنے کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتا ہے۔

انسداد

کھجور کے باغات کے اندر اور گردونواح میں گوبر کو کھلے ڈھیر کی شکل میں نہ رکھیں بلکہ انہیں زمین کے اندر گڑھے بنا کر ان میں ڈالیں۔ پھر اوپر کی سطح کو 2-3 فٹ موٹی مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیں یا پھر پلاسٹک کی شیٹ سے ڈھانپ کر

اوپر مٹی ڈال دیں۔ لاروے نومبر میں مکمل ہو جاتے ہیں۔ گوبر کے ڈھیروں اور گلے سڑے مادہ سے انہیں اکٹھا کر کے مار دینا چاہیئے۔ درختوں کے پاس بھی ہل چلا کر زمین میں چھپے ہوئے لاروے تلف کئے جا سکتے ہیں۔ سوراخ کے باہر کُترے ہوئے ریشہ نما مواد کو ہٹا کر ایلومینیم فاسفائیڈ کی دو گولیاں فی سوراخ میں ڈال کر باہر سے اچھی طرح مٹی سے بند کر دیں۔ بالغ کیڑے کو پکڑنے کے لئے روشنی کے پھندے لگائے جائیں کیونکہ یہ بھونڈی روشنی کی طرف کھینچی آتی ہے۔ اسے رات کو آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے۔

زیر نگرانی

محمد اشفاق

ناظم اثمار، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

مرتبین

محمد اخلاق	ماہر اثمار
ملک فیاض احمد	نائب ماہر اثمار
ملک محسن عباس	ماہر اثمار
محمد معاذ عزیز	نائب ماہر اثمار
آمنہ علوی	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر
سحر رشید	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر

فون نمبر: 041-9201690 فیکس: 041-9201817 ای میل: director_hri@yahoo.com

تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد